حکیم حافظ محمد قاسم (چیچہ وطنی)

نفاذِ اسلام اور پاکستان

پاکستان کو وجود میں آئے ہوئے تقریباً ۶۰ سال ہونے کو ہیں۔کلمہ طیبہ کی بنیاد پر بنایا گیا پاکستان آج جس حالت میں ہے' سب کے سامنے ہے۔ برصغیر کے عوام نے مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہوکر جدوجہد شروع کی' اس کے نتیجہ میں پاکستان بن گیا۔عوام کو یہ باور کرایا گیا کہ ایک علیحدہ مملکت بنا کر وہاں اسلامی نظام کا نفاذ ہوگا۔ جب کہ اس وقت کی ایک اہم سیاسی و مذہبی جماعت مجلس احرار اسلام نے تقسیم برصغیر کے پیش کردہ فارمولے سے اختلاف کیا۔امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے دہلی میں عوام کے ایک بھرپور اجتماع میں تقسیم کے بعد ہونے والے واقعات کی پیش گوئی کی جو حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی۔

انھوں نے کہا کہ جو لیڈر اپنے ۶ فٹ قد پر اسلام نافذ نہیں کرسکتے' وہ اتنے بڑے ملک پر کس طرح اسلام نافذ کریں گے؟ اس وقت بھی بعض علماء نے خلوص کے ساتھ مسلم لیگ کے ساتھ مل کر تحریک میں حصہ لیا۔ پاکستان بننے کے بعد حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کو جس طرح اسمبلی میں بے عزت کیا گیا' وہ بھی تاریخ کا حصہ ہے۔

آخر علماء نے مدارس کا رخ کیا کہ طلباء کی ذہن سازی کر کے نفاذِ اسلام کی کوشش کی جائے۔آج ۶۰ سال ہونے کو ہیں لیکن حکمرانوں کی طرف سے اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہ ہوئی۔ کافرانہ نظام جمہوریت کے ذریعہ اسلام لانے کی کوشش کی۔اس میں صرف تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے علاوہ کوئی تحریک کامیاب نہ ہوسکی۔علماء کرام کی قلیل تعداد ہونے کے باوجود اسمبلی سے قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ جب کہ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس اور تحفظ ناموسِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کارنامہ شہید صدر محمد ضیاء الحق کی ذات تک محدود تھا۔اس کے بعد بے نظیر اور نواز شریف کے دورِ اقتدار میں متعدد بار ان دفعات کو چھیڑنے کی کوشش کی گئی لیکن اسمبلی سے باہر کام کرنے والی تحفظ ختم نبوت کی جماعتوں کے شدید احتجاج پر اس کام سے رک گئے۔آج وہ دور ہے کہ علماء کرام کی اکثریت اسمبلی میں ایک طاقت رکھتی ہے۔ دو صوبوں میں علماء اقتدار میں ہیں لیکن نفاذ اسلام کی کوئی تحریک ابھی تک شروع ہوئی اور نہ ہی شروع ہوتی نظر آرہی ہے۔ بجائے اس کے کہ نفاذِ اسلام کی کوشش کی جاتی۔ پہلے سے موجود حدود آرڈیننس بھی ختم کردیا گیا اور اب تو امتناعِ قادیانیت آرڈیننس اور تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شقیں بھی آئین سے نکالنے کی باتیں ہورہی ہیں۔جس کا عندیہ سید مشاہد حسین نے پیرس میں اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے دیا ہے۔سارے تجربے ہوچکے، اقتدار بھی مل گیا۔اسمبلی میں بھاری اکثریت بھی مل گئی لیکن اسلام کا نفاذ ممکن نہ ہوسکا۔اگر ایک شخص اسلام کے نفاذ کی بھرپور کوشش شروع کرتا ہے تو

اس کے خلاف بیان بازی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ وہی لال مسجد ہے جہاں بڑے بڑے لیڈران علماء کرام جمعہ کا خطاب کیا کرتے تھے۔ آج اگر انھوں نے مساجد اور مدارس کے تحفظ کے لیے کوئی سٹینڈ لیا ہے تو دینی، سیاسی قیادت خاموش کیوں ہے؟ کیا مساجد اور مدارس کا تحفظ مولانا عبدالعزیز اور مولانا عبدالرشید غازی پر ہی فرض ہے۔ مسجد امیر حمزہ کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا لیکن تعمیر آج تک شروع نہ ہوئی۔ اگر جامعہ حفصہ کی طالبات باپردہ رہ کر لائبریری پر قبضہ کر لیں تو وہ غیر شرعی ہے اور ایم ایم اے کی ارکان اسمبلی سڑکوں پر جمہوریت کے تحفظ کے نعرے لگائیں تو یہ شرعی فعل ہے۔

''سویرے سویرے'' کے نام سے لکھنے والے نام نہاد صحافی رات کی تاریکیوں میں شراب کے خمار میں بے ہودہ زبان علماء کرام کے خلاف لکھے تو لکھے لیکن ایک عالم دین اور صوبہ سرحد کے صوبائی وزیر تعلیم کے جو الفاظ ۱۴ اپریل کے ''اسلام'' میں شائع ہوئے پڑھ کر دلوں پر جو زخم لگے ہیں۔ وہ کب مٹ سکتے ہیں۔ فرماتے ہیں: ''جمہوری طریقے سے انقلاب کے داعی ہیں اور جامعہ حفصہ (رضی اللہ عنہ) کے منتظمین کو پاگل خانے بھیجا جائے۔'' (لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

یہ ہے وہ گھناؤنا کردار کہ کافرانہ نظام کے ذریعے اسلامی انقلاب کا دعویٰ کرتے ہیں گویا گند اور غلاظت کے پہاڑ پر کھڑے ہو کر اپنے پاک اور پوتر ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔

مکاتیب الکریم نمبر

اکابر علماء دیوبند کے قافلۂ علم و عزیمت کے معتمد و رفیقِ خاص

شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی فاضل دیوبند

کے مبارک ہاتھوں سے مولانا عبدالقیوم حقانی کے نام لکھے ہوئے

علمی، ادبی، تاریخی اور اصلاحی مکاتیب کا حسین مجموعہ

عمومی قیمت: -/250 روپے۔ تاہم نئے خریدارانِ القاسم سالانہ چندہ 200+100=300 روپے بھیج کر بذریعہ ڈاک سال بھر کے القاسم سمیت خصوصی اشاعت بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

رابطہ کے لیے

ماہنامہ ''القاسم'' جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

فون: 0923-630237　موبائل: 0333-9102770